

## تعداد سور، آیات و کلمات میں اختلاف کی نوعیت و اسباب

\*ڈاکٹر محمد فاروق حیدر

All agreed to the number of surahs of The Holy Qur'an, but the number of verses in it is a point of disagreement. Counting of verses is such an art in which the number of verses in a surah are set to be reported the start and end of every surah, and how long and short the verses are. The purpose of this art is to develop skill for identifying "Fawasil" and "Rauus" of the verses on which consensus has been evolved and the controversial one. Knowledge of number of verses is also inevitable in this regard that how many verses of the Qur'an are to be recited in the prayer. Besides, pausing after each verse is also the Practice of the Holy Prophet (PBUH).

قرآن مجید کی سورتوں اور آیتوں کی فضیلت میں منقول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے کلام قرآن مجید سے مسلمانوں کی عقیدت و محبت اور قرآن مجید کی تاثیر ایسے محرکات ہیں جن کی بناء پر مسلمانوں کی کتاب اللہ سے وابستگی غیر معمولی رہی ہے۔ مسلمانوں نے کتاب اللہ کے ایک ایک حرف کو محفوظ رکھنے کی بھرپور جدوجہد کی یہاں تک کہ سورتوں کی تعداد کے علاوہ قرآن مجید کی آیات، کلمات، اور حروف کو شمار کرنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا اور اس بحث نے علوم القرآن کی اہم اور مستقل نوع کی حیثیت اختیار کی۔

متقدمین میں سے علامہ دانی نے اس موضوع پر مستقل کتاب تالیف کی جس کا نام ”البيان في عدآي القرآن“ ہے۔

اس کے علاوہ علوم القرآن پر لکھی گئی مستقل کتب میں اس بحث کا خصوصی اہتمام کیا جانے لگا۔ سب سے پہلے ابن جوزی نے اپنی کتاب فنون الافنان کے پانچویں باب میں ۲۔ علامہ زکشی نے البرہان کی چودھویں نوع میں ۳۔ اور علامہ سیوطی نے الاتقان کی انیسویں نوع میں ۴۔ اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

(۱) تعداد سور:

سورت قرآن مجید کی آیات پر مشتمل وہ حصہ ہے جس کی ابتداء اور انتہاء ہو جس کی آیات کی تعداد کم از کم

تین ہو۔ ۵

\*اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، لاہور

قرآن مجید کی سورتوں کی تعداد ۱۱۴ ہیں اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ ابن جوزی نے سورتوں کی تعداد کے حوالے سے ابن المنادی کا قول نقل کیا ہے:

”جميع سور القرآن في تاليف زيد بن ثابت على عهد صديق و ذى النورين؛  
مائة و اربعة عشرة سورة فيهن الفاتحة و التوبة المعوذتان، ذلك هو الذى فى  
ايدى اهل قبلتنا“<sup>۷</sup>  
یعنی مصحف صدیقی اور مصحف عثمانی میں سورتوں کی کل تعداد ۱۱۴ تھی۔  
علامہ زرکشی نے لکھا ہے:

”واعلم أن عدد سور القرآن بالاتفاق اهل الحل و العقد مائة و اربع عشرة  
سورة كما هي فى المصحف العثماني، اولها الفاتحة و آخرها الناس“<sup>۸</sup>  
علامہ مجددا لدین فیروز آبادی نے بھی اسی تعداد پر مسلمانوں کا اتفاق بتایا ہے اپنی کتاب بصائر ذوی  
التمییز میں لکھتے ہیں:

”اعلم أن عدد سور القرآن بالاتفاق مائة و اربع عشر سورة“<sup>۹</sup>  
امت مسلمہ کا اس اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتیں ہیں جن میں پہلی سورت فاتحہ اور  
آخری الناس ہے۔ لیکن حضرت ابن مسعود اور حضرت ابی بن کعب کی طرف ایسے اقوال منسوب ہیں جن میں  
سورتوں کی تعداد میں کمی بیشی پائی جاتی ہے ابن جوزی نے لکھا ہے:

”وجملة سورہ على ما ذكر عن ابى بن كعب رضى الله عنه مائة وست عشرة  
سورة و كان ابن مسعود رضى الله عنه يسقط المعوذتين فنقصت جملته  
سورتين عن جملة زيد و كان ابى بن كعب يلحقهما و يزيد إليهما سورتين،  
وهما الحفدة و الخلع احدهما (اللهم إنا نستعينك و  
نستغفرك.....) وهى سورة الخلع و الاخرى (اللهم إياك نعبد.....) وهى  
سورة الحفد“<sup>۹</sup>

اس عبارت سے جواشکال پیدا ہوتا ہے اسے ابن جوزی نے رفع نہیں کیا کہ حضرت ابن مسعود کے  
مصحف میں ۱۱۴ سورتیں اور مصحف ابی بن کعب میں ۱۱۶ سورتیں کیوں تھیں؟

حضرت عبداللہ بن مسعود کے مصحف میں معوذتین کے نہ ہونے یا آپ کا یہ فرمانا کہ یہ قرآن کا حصہ

نہیں یہ اشکال مسند احمد کی روایت سے پیدا ہوتا ہے۔

”عن عبدالرحمن بن یزید قال کان عبد اللہ یحک المعوذتین من مصحفہ و

یقول انہما لیستا من کتاب اللہ تبارک و تعالیٰ.....“ ۱۰

لیکن اس روایت کو علماء نے قبول نہیں کیا اور اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔

ابن حزم نے لکھا ہے:

”وکل ما روی عن ابن مسعود من ان المعوذتین و ام القرآن لم تکن فی

مصحفہ فکذب موضوع لا یصح وانما صحت عنہ قراءۃ عاصم عن زر بن

حبیش عن ابن مسعود و فیہا ام القرآن والمعوذتان“ ۱۱

یعنی ابن مسعود کی طرف ایسا قول منسوب کرنا جھوٹ پر مبنی ہے اور موضوع ہے اور صحیح یہی ہے کہ ابن مسعود معوذتین کو قرآن کا حصہ مانتے تھے اور عاصم کی قراءات جس کی سند آپ تک جاتی ہے میں یہ سورتیں موجود ہیں اگر یہ سورتیں آپ کے مصحف میں نہیں تھیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ ان کو قرآن کا حصہ بھی تسلیم نہیں کرتے تھے۔

امام باقلانی کا قول ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے اپنے مصحف سے معوذتین کو نکال دیا ہو اس لیے نہیں کہ وہ اس کی قرانیت کی نفی کرتے تھے بلکہ اس پر اعتماد کرتے ہوئے کہ سب نے ان دونوں کو (کثرت کے ساتھ) حفظ کیا ہوگا اور اس بارے میں ان سے جو روایت منقول ہے خبر واحد ہے اس قسم کے مسئلے میں نہ تو اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی عمل کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲

مصحف ابی بن کعب میں جن دو اضافی سورتوں کا ذکر ہے اصل میں سورتیں نہیں تھیں بلکہ دعائے قنوت تھی ان دونوں کے نام خلع اور حفدہ اس لیے رکھے گئے ہوں گے کیونکہ دونوں کا مادہ اس دعا میں موجود ہے۔ ۱۳

لہذا ان کی حیثیت دعا کی تھی جو ختم قرآن کے بعد لکھ لی گئی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت ابی بن کعب ان دونوں کو قرآن کی سورتیں شمار کرتے تھے۔ ۱۴

قرآن مجید کو مختلف سورتوں میں تقسیم کیے جانے کی کئی حکمتیں اور فوائد ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ بچوں کو شروع میں چھوٹی سورتیں پڑھائی جائیں پھر آہستہ آہستہ ان کو بڑی سورتوں کی تعلیم دی جائے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کے لیے آسانی و سہولت ہے۔ ۱۵

## (۲) تعداد آیات:

آیت کی تعریف میں علامہ الدانی نے لکھا ہے:

”أما الآية فهي العلامة، أي أنها علامة لانقطع الكلام الذي قبلها من الذي

بعدها و انفصالها“ ۱۶

یعنی آیت قرآن مجید میں اپنے ما قبل اور ما بعد والے کلام کے درمیان انقطاع اور انفصال کے لیے پائی

جاتی ہے۔

اس کے علاوہ حروف قرآن کے مجموعہ اور جماعت کو بھی آیت کہتے ہیں۔ ۱۷

سورتوں کی طرح آیات کا علم بھی تو قیفی ہے علامہ سیوطی نے لکھا ہے:

”قال بعضهم الصحيح أن الآية انما تعلم بتوقيف من الشارع كمعرفة

السورة“ ۱۸

آیات کی تعداد میں مختلف شہروں کے علماء کا آپس میں اختلاف ہے اور آیات کی تعداد پانچ شہروں کی

طرف منسوب ہے ابن جوزی نے لکھا ہے:

”وأما عدد آي القرآن فمختلف فيها ايضاً على حسب اختلاف العادين.

والعدد منسوب إلى خمسة بلدان: مكة و المدينة و الكوفة و البصرة

والشام“ ۱۹

ابن جوزی نے ان تمام شہروں اور ان کے علماء کا تذکرہ کیا ہے جن کی طرف آیات کی تعداد منسوب ہے۔

۱۔ عدد کئی: کئی عدد مجاہد بن جبیر اور عبداللہ بن کثیر کی طرف منسوب ہے۔

۲۔ عدد مدنی: عدد مدنی کی دو اقسام ہیں پہلی وہ جس کو اہل کوفہ اہل مدینہ سے مرسل نقل کرتے ہیں اور اس

میں کسی کا نام نہیں لیتے۔ دوسری ابو جعفر یزید بن عقیق اور ان کے داماد شیبہ بن نصاح کی طرف

منسوب ہے۔ ان دونوں کے درمیان چھ آیتوں میں اختلاف ہے۔

۳۔ عدد کوفی: یہ عدد ابو عبدالرحمن سلمی کی طرف منسوب ہے جو حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں بعض لوگوں

نے اس کی نسبت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی طرف بھی کی ہے۔ ابن جوزی نے ان دونوں میں سے

پہلی نسبت کو صحیح قرار دیا۔

- ۴۔ عدد بصری: اس عدد کی نسبت عاصم بن میمون، محمد بن زید کی طرف منسوب ہے یہ ان حفاظ تابعین میں سے ایک ہیں جن کو تاج بن یوسف نے حروف قرآن کی تعداد معلوم کرنے کے لیے مقرر کیا تھا۔
- ۵۔ عدد شامی: یہ عدد عبداللہ بن عامر کھصبی کی طرف منسوب ہے۔ ۲۰
- ابن جوزئی نے اس بات پر تو اجماع نقل کیا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کی تعداد کم از کم ۶۲۰۰ ہیں اختلاف اس سے زائد آیات میں پایا جاتا ہے۔

”فقد وقع اجماع العادین علی أن القرآن ستة الالف ومائتا آية. ثم اختلفوا فی

الکسر الزائد علی ذلك“ ۲۱

چھ ہزار دو سو آیات پر جو جس کے نزدیک جتنا اضافہ ہے وہ درج ذیل ہے

- ۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور نافع کے نزدیک ۶۲۱۷ آیات ہیں۔
  - ۲۔ مدنی آیات کی تعداد شیبہ کے نزدیک ۶۲۱۴ اور ابو جعفر کے نزدیک ۶۲۱۰ ہیں۔
  - ۳۔ عدد بکی ۶۲۲۰ ہے۔
  - ۴۔ عدد کوئی ۶۲۳۶ ہے۔
  - ۵۔ عدد بصری عاصم، محمد بن زید کی ایک روایت کے مطابق ۶۲۰۵ ہے اور ان کی دوسری روایت کے مطابق ۶۲۰۴ ہے جبکہ قنادہ کی روایت کے مطابق عدد بصری ۶۲۱۹ ہے۔
  - ۶۔ عدد شامی ۶۲۲۶ ہے۔
  - ۷۔ ابو عبدالرحمن نے حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے آیات کی تعداد ۶۲۲۹ بتائی۔
  - ۸۔ زید بن وہب نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا یہ تعداد ۶۲۱۵ ہے۔
  - ۹۔ عطاء خراسانی کی روایت کے مطابق ۶۲۱۶ ہے۔
  - ۱۰۔ عطاء بن یسار کی روایت کے مطابق ۶۲۰۶ ہے۔
  - ۱۱۔ اہل حمص کے نزدیک آیات کی تعداد ۶۲۳۲ ہے۔ ۲۲
- ہمارے ہاں قرآن مجید کی آیات کی تعداد ۶۲۳۶ ہے جو کوئی عدد کے مطابق ہے یہاں قرآن مجید مع اردو ترجمہ و تفسیر جو خادم حرمین شریفین شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ نے پاکستان کے لیے شائع کروایا کے مطابق سورت کا نام اور اس کے آگے آیات کی تعداد درج ذیل ہے۔

سورہ کا نمبر	سورت کا نام	تعداد آیات	سورہ کا نمبر	سورت کا نام	تعداد آیات
۱	الفاتحہ	۷	۲	البقرہ	۲۸۶
۳	آل عمران	۲۰۰	۴	النساء	۱۷۶
۵	المائدۃ	۱۲۰	۵	الانعام	۱۶۵
۷	الاعراف	۲۰۶	۸	الانفال	۷۵
۹	التوبۃ	۱۲۹	۱۰	یونس	۱۰۹
۱۱	ہود	۱۲۳	۱۲	یوسف	۱۱۱
۱۳	الرعد	۴۳	۱۴	ابراہیم	۵۲
۱۵	الحجر	۹۹	۱۶	الاحقاف	۱۲۸
۱۷	بنی اسرائیل	۱۱۱	۱۸	الکہف	۱۱۰
۱۹	مریم	۹۸	۲۰	طہ	۱۳۵
۲۱	الانبیاء	۱۱۲	۲۲	الحج	۷۸
۲۳	المؤمنون	۱۱۸	۲۴	النور	۶۴
۲۵	الفرقان	۷۷	۲۶	الاشعراء	۲۲۷
۲۷	النمل	۹۳	۲۸	القصص	۸۸
۲۹	العنکبوت	۶۹	۳۰	الروم	۶۰
۳۱	لقمان	۳۴	۳۲	الہجدۃ	۳۰
۳۳	الاحزاب	۷۳	۳۴	سبا	۵۴
۳۵	فاطر	۴۵	۳۶	یس	۸۳
۳۷	الصافات	۱۸۲	۳۸	ص	۸۸
۳۹	الزمر	۷۵	۴۰	المؤمن	۸۵
۴۱	حم السجدۃ	۵۴	۴۲	الشوری	۵۳

۵۹	الدخان	۴۴	۸۹	الزخرف	۴۳
۳۵	الاحقاف	۴۶	۳۷	الجمہ	۴۵
۲۹	الفتح	۴۸	۳۸	محمد	۴۷
۴۵	ق	۵۰	۱۸	الحجرات	۴۹
۴۹	الطور	۵۲	۶۰	الذاریات	۵۱
۵۵	القمر	۵۴	۶۲	النجم	۵۳
۹۶	الواقعہ	۵۶	۷۸	الرحمن	۵۵
۲۲	المجادلہ	۵۸	۲۹	الحدید	۵۷
۱۳	الممتحنہ	۶۰	۲۴	الحشر	۵۹
۱۱	الجمعة	۶۲	۱۴	الصف	۶۱
۱۸	التغابن	۶۴	۱۱	المنافقون	۶۳
۱۲	التحریم	۶۶	۱۲	الطلاق	۶۵
۵۲	القلم	۶۸	۳۰	الملک	۶۷
۴۴	المعارج	۷۰	۵۲	الحاقة	۶۹
۲۸	الجن	۷۲	۲۸	نوح	۷۱
۵۶	المدثر	۷۴	۲۰	المرسل	۷۳
۳۱	الدھر	۷۶	۴۰	القیامہ	۷۵
۴۰	النبا	۷۸	۵۰	المرسلات	۷۷
۴۲	عبس	۸۰	۴۶	التازعات	۷۹
۱۹	الانفطار	۸۲	۲۹	الکوثر	۸۱
۲۵	الانشقاق	۸۴	۳۶	المطففين	۸۳
۱۷	الطارق	۸۶	۲۲	البروج	۸۵
۲۶	الغاشیہ	۸۸	۱۹	الاعلیٰ	۸۷
۲۰	البلد	۹۰	۳۰	الفجر	۸۹

۲۱	اللیل	۹۲	۱۵	الشمس	۹۱
۸	الم نشرح	۹۴	۱۱	الضحیٰ	۹۳
۱۹	العلق	۹۶	۰۸	التین	۹۵
۸	الہیۃ	۹۸	۰۵	القدر	۹۷
۱۱	العاذیات	۱۰۰	۰۸	الزلزال	۹۹
۸	التکاثر	۱۰۲	۱۱	القارعہ	۱۰۱
۹	الہمزہ	۱۰۴	۰۳	العصر	۱۰۳
۴	قریش	۱۰۶	۰۵	الفیل	۱۰۵
۳	الکوثر	۱۰۸	۰۷	الماعون	۱۰۷
۳	النصر	۱۱۰	۰۶	الکافرون	۱۰۹
۴	الاخلاص	۱۱۲	۰۵	تبت	۱۱۱
۶	الناس	۱۱۴	۰۵	الفلق	۱۱۳
کل آیات تعداد ۶۲۳۶					

### تعداد آیات میں اختلاف کا سبب:

آیات کی تعداد میں علماء کے درمیان پائے جانے والے اختلاف کے سبب کے بارے علامہ سیوطیؒ نے ایک قول نقل کیا ہے:

”سبب اختلاف السلف فی عدد الای أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقف علی رؤس الای للتوقیف، فاذا علم محلها وصل للتمام، فیحسب السامع حیثئذ أنها لیست فاصلة“ ۲۳

یعنی آیات کی تعداد میں اختلاف کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت کے سرے پر وقف کرنا ہے جب اس کا محل معلوم ہو جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مکمل کرنے لیے وصل فرماتے جس سے سننے والا یہ گمان کرتا کہ یہ آیات کا فاصلہ نہیں ہے یعنی یہاں آیت ختم نہیں ہوتی۔

علامہ سیوطیؒ نے ایک قول نقل کیا ہے کہ آیات کی تعداد کے لحاظ سے قرآن مجید کی سورتوں کی تین اقسام ہیں پہلی قسم وہ ہے جس میں اجمالاً و تفصیلاً کوئی اختلاف نہیں دوسری قسم میں آیات کی تعداد میں صرف تفصیلاً



اختلاف ہے اور تیسری قسم ہے جس میں اجمالاً اور تفصیلاً دونوں طرح سے اختلاف پایا جاتا ہے۔ پہلی قسم میں ۴۰ دوسری میں ۱۲ اور تیسری قسم ۷۰ سورتوں پر مشتمل ہے۔ ۲۴

ابن جوزئی نے اس حوالے سے سورتوں کو تقسیم تو نہیں کیا البتہ علیحدہ سے ایک مستقل باب میں ترتیب وار ہر سورت کی آیات کی تعداد لکھی ہے اور اس تعداد میں پائے جانے والے اختلافات کو بھی بیان کیا ہے مثلاً سورہ الناس کی مثال درج ذیل ہے۔

سورہ الناس: ست آیات فی عد الکوفی والمدین والبصری و عطاء و سبع

آیات فی عد الشامی والمکی اختلافها آية واحدة: عد الشامی والمکی

﴿الوسواس﴾ آية، ویختلف عنهما فی هذه الایة“ ۲۵

یعنی عدد کوفی، عدد مدنی اور عدد بصری کے مطابق سورہ الناس کی چوتھی آیات یہ ہے ﴿من شر الوسواس الخناس﴾ جبکہ عدد شامی اور عدد مکی کے مطابق یہ دو آیتیں ہیں اس لیے ان کے نزدیک سورہ الناس کی آیات کی تعداد سات ہے۔

### آیات کی تعداد کی معرفت کے فوائد

بقول علامہ سیوطی آیات اور ان کی تعداد اور فواصل کو جاننے پر کئی فقہی احکام مرتب ہوتے ہیں:

- ۱۔ جسے سورہ فاتحہ نہیں آتی اس پر واجب ہے کہ وہ اس کے علاوہ کوئی سات آیات پڑھے یہاں اعتبار آیات ہی کا ہے۔
  - ۲۔ خطبہ میں ایک مکمل آیت پڑھنا واجب ہے اور اگر یہ آیت طویل نہ ہو تو اس کا ایک حصہ پڑھنا کافی نہیں ہوگا جبکہ جمہور کے نزدیک لمبی آیت بھی مکمل پڑھنی ضروری ہے اس میں بھی آیات کا اعتبار ہے۔
  - ۳۔ سورت یا اس کا اور کوئی قائم مقام حصہ نماز میں پڑھا جائے گا اس میں بھی اعتبار آیات کا ہی ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ۶۰ سے ۱۰۰ تک آیات تلاوت کرتے تھے۔ ۲۶
  - ۴۔ وقف کرنے میں بھی آیت کا اعتبار کیا جاتا ہے۔
  - ۵۔ آیات کی تعداد کو جاننے کا ایک فائدہ وقف کی پہچان ہے کیونکہ اس بات پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ نماز آدھی آیت سے نہیں ہوتی۔
- علماء کی ایک جماعت کے نزدیک ایک آیت سے نماز ہو جاتی ہے دوسرے علماء کے نزدیک تین آیات

سے ہوتی ہے اور بعض علمائے کے نزدیک سات آیات ضروری ہیں جبکہ اعجاز ایک پوری آیت کے بغیر واقع نہیں ہوتا لہذا تعداد آیات کو جاننا بہت مفید ہے۔

۶۔ مختلف سورتوں کی آیات کی فضیلت میں روایات منقول ہیں لہذا اس فضیلت کو پانے کے لیے بھی ان آیات کا علم ضروری ہے۔ ۲۷

### (۳) تعداد کلمات:

کلمہ سے مراد وہ شکل جو مختلف حروف کے مجموعہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ ۲۸

کلمات کی تعداد میں ابن جوزی نے کئی علماء کے اقوال نقل کیے ہیں یہاں ان میں سے تین درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت ابن مسعودؓ کی روایت کے مطابق کلمات قرآنی کی تعداد ۹۳۴۷۷ ہے۔

۲۔ مجاہد اور ابن جبیر کی روایت کے مطابق یہ تعداد ۷۷۴۳۷ ہے۔

۳۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ یہ تعداد ۷۹۲۷۷ ہے۔ ۲۹

### تعداد کلمات میں اختلاف کا سبب:

کلمات قرآنی میں اختلاف کے سبب سے متعلق علامہ محمد الدین فیروز آبادی نے لکھا ہے:

”فان بعض القراء عد (فی السماء) و (فی الارض) و (فی خلق) و امثالها

کلمتین علی أن (فی) کلمة و (السماء) کلمة، و بعضهم عدھا کلمة واحدة

فمن ذلك حصل الاختلاف ؛ لأن من عدّ (فی السماء) و امثالہ کلمتین کانت

کلمات القرآن عنده اکثر“ ۳۰

یعنی کلمات میں اختلاف کا سبب یہ ہے کہ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر بعض علماء نے جہاں ایک کلمہ

مراد لیا وہاں دوسروں نے اس کو ایک کی بجائے دو کلمات شمار کیا۔

### (۴) تعداد حروف:

ابن جوزی نے قرآن مجید کے حروف سے متعلق لکھا ہے کہ تین لاکھ حروف پر تو سب کا اجماع ہے

اختلاف اس سے زائد حروف میں ہے۔ ۳۱

مثال کے لیے چند اختلافی روایات درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت کے مطابق حروف قرآن کی تعداد ۳۰۴۷۷ ہے۔

۲۔ حمزہ بن حبیب کی روایت میں ان حروف کی تعداد ۳۲۵۰ ہے۔

۳۔ اہل مدینہ اور بعض کوفیین کے نزدیک حروف قرآن کی تعداد ۳۲۵۲۵ ہے۔ ۳۲۔

### تعداد حروف میں اختلاف کا سبب:

قرآن مجید کے حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب یہ ہے کہ بعض قراء نے حرف مشدود کو دو حرف شمار کیا ہے۔“ ۳۳

ایک وجہ قرآن مجید میں قراءات کے اختلافات ہیں اس کے علاوہ قرآن مجید کے منطوق اور مرسوم میں عدم موافقت کی وجہ سے بھی حروف کو گننے میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

### خلاصہ بحث

۱۔ قرآن مجید کی سورتوں، آیات، کلمات اور حروف کی تعداد علوم القرآن کی ایک اہم نوع ہے اور اس نوع پر مستقل کتب بھی تالیف کی گئیں۔

۲۔ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کی سورتوں کی تعداد ۱۱۴ ہے۔

۳۔ قرآن مجید کی آیات کی تعداد میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ اس کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مختلف آیات پر وقف کرنا ہے جس سے بعض نے سمجھا کہ یہ آیت کی انتہاء ہے اور بعض نے یہ سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت کو مکمل کرنے کے لیے وصل فرمائیں گے۔ آیات کی تعداد پانچ شہروں کی طرف منسوب ہے مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ اور شام۔ عدد کوفی کے مطابق آیات کی تعداد ۶۲۳۶ ہے اور یہی وہ عدد ہے جو ہمارے ہاں رائج ہے۔

۴۔ کلمات کی تعداد میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ بعض قراء نے فی السماء کو دو کلمات شمار کیا اور بعض نے اسے ایک کلمہ شمار کیا اس طرح کے دیگر کلمات کے شمار میں اختلاف کی وجہ سے کلمات کی تعداد میں کمی بیشی پائی جاتی ہے۔

۵۔ قرآن مجید کے حروف کی تعداد میں بھی اختلاف ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ کس نے حرف مشدود کو ایک اور کسی نے دو شمار کیا اس کے علاوہ قراءات میں اختلاف اور منطوق و مرسوم میں عدم موافقت بھی ایک سبب ہے۔

## حوالہ جات و حواشی

- ۱ ڈاکٹر غانم قدوری حمد کی تحقیق سے ۱۹۹۴ء میں پہلی مرتبہ کویت سے شائع ہوئی ہے۔
- ۲ ابن جوزی، فنون الافان فی عیون علوم القرآن، بیروت، دار البیضاء، ص ۲۳۳
- ۳ زرکشی، البرہان فی علوم القرآن، بیروت لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۱ء، ص ۳۱۴/۱
- ۴ سیوطی، جلال الدین، الاقنات فی علوم القرآن، بیروت لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۹ء، ص ۲۲۸/۱
- ۵ ایضاً، ص ۱۹۲/۱ ۶ فنون الافان، ص ۲۳۳ کے البرہان، ص ۳۱۷/۱
- ۸ فیروز آبادی، محمد الدت محمد بن یعقوب، بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ص ۵۵۸/۱
- ۹ فنون الافان، ص ۲۳۶ ۱۰ مسند احمد ۱۲۹/۵، ص ۱۳۰
- ۱۱ ابن حزم، المحلی، بیروت، دار الجلیل، ص ۱۳۱
- ۱۲ باقلانی، اعجاز القرآن علی ہامش الاقنات، سہیل اکیڈمی لاہور، الطبعة الثانیہ، ۱۹۸۰ء، ص ۱۹۴/۲
- ۱۳ زرقاتی، مناب العرفان، بیروت، دار احیاء التراث العربی، الطبعة الثانیہ، ۱۹۹۸ء، ص ۱۹۵/۱
- ۱۴ البرہان، ص ۳۱۷/۱ ۱۵ الاقنات، ص ۲۳۱/۱
- ۱۶ دانی، البیان فی عدای القرآن، الکویت، مرکز المخطوطات، الطبعة الاولى، ۱۹۹۴ء، ص ۱۲۵
- ۱۷ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، بیروت، دار احیاء التراث، ص ۶۹/۱
- ۱۸ الاقنات، ص ۲۳۲ ۱۹ فنون الافان، ص ۲۳۶؛ البیان فی عدای القرآن، ص ۶۷
- ۲۰ تلخیص، فنون الافان، ص ۲۳۵ تا ۲۴۱ ۲۱ ایضاً، ص ۲۴۲
- ۲۲ ایضاً، ص ۲۴۱، ۲۴۲ ۲۳ الاقنات، ص ۲۳۳
- ۲۴ ایضاً، ص ۲۳۵-۲۳۹ ۲۵ فنون الافان، ص ۳۲۷
- ۲۶ بخاری، الجامع الصحیح، بیروت، دار الکتب العربی، الطبعة الاولى، ۱۴۲۵ھ، ص ۵۴۱
- ۲۷ ماخوذ الاقنات، ص ۲۴۱، ۲۴۰ ۲۸ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ص ۶۷/۱
- ۲۹ فنون الافان، ص ۲۴۵
- ۳۰ بصائر ذوی التمییز، ص ۵۵۹/۱ ۳۱ فنون الافان، ص ۲۳۶
- ۳۳ ایضاً ۳۳ بصائر ذوی التمییز، ص ۵۵۹/۱